بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ❊ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر — یوم پنجشنبہ

| جلد ۳۱ | ۲۲ ماہ وفا ۱۳۲۲ھش | ۱۹ رجب ۱۳۶۲ھ | ۲۲ جولائی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۷۱ |
|---|---|---|---|---|

76

ڈلہوزی ۲۱ ماہ وفا ۱۳۲۲ہش۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۹ ½ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ کل ۵ بجے تک حضور کا ٹمپریچر نارمل ہی رہا۔ لیکن سیر سے واپس آکر ۹۹.۵ ہوگیا تھا۔ مگر جلدی ہی اتر گیا۔ اور رات دس بجے پھر نارمل ہوگیا۔ آج صبح ۹ بجے ٹمپریچر ۹۷ ہے۔ کھانسی کم ہوگئی ہے۔ رات نیند اچھی آگئی تھی۔ الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ ✣

---

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۹ رجب ۱۳۶۲ھ

## مسلمانانِ سندھ کا ایک قابلِ تقلید فیصلہ

کراچی کی ایک خبر ہے کہ وہاں کے تاجروں کا ایک جلسہ مسٹر جی۔ ایم سید کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں طے کیا گیا۔ کہ مسلمانان سندھ کو اس بات پر آمادہ کیا جائے۔ کہ وہ صرف مسلمانوں سے ہی سودا خریدا کریں۔ صاحب صدر نے اپنی تقریر میں اس تحریک پر عمل کرنے کے فوائد سامعین کے ذہن نشین کئے۔ اس بالکل بے ضرر خبر پر معاصر پرتاپ نے بہت لے دے کی ہے۔ اور اسے ملکی فضاء کو مکدر کرنے والی ظاہر کیا ہے نیز اسے ہندوؤں کے اقتصادی بائیکاٹ سے تعبیر کیا ہے۔ لیکن معلوم نہیں کیوں؟ آخر سینکڑوں ہزاروں سالوں سے ہندوؤں نے مسلمان دکانداروں کا جو بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ اس کے خلاف لکھنے کی پرتاپ کو کیوں توفیق حاصل نہیں ہوئی۔ اگر اپنی ضروریات کی اشیاء کی خرید اپنے ہم قوم دکانداروں تک محدود رکھنا دوسری قوموں کا اقتصادی بائیکاٹ اور ملک کی فضاء کو مکدر کرنے والی بات ہے۔ تو پرتاپ کو اخلاقی جرأت سے کام لیتے ہوئے اپنی قوم کے اس رویہ کے خلاف آواز اٹھانی چاہیئے۔ کہ کوئی ہندو مسلمان دکاندار سے حتی الوسع سودا خریدنا پسند نہیں کرتا۔

پرتاپ یا دوسرے ہندو اخبارات کا چیں بجبیں ہونا تو ان کے بے اصولے پن کا تقاضا ہے۔ اس لئے قطع نظر اس سے یہ تحریک مسلمانوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ بشرطیکہ یہ صرف تحریک تک ہی محدود نہ رہے۔ اور اس کے عملی جامہ پہننے کی بھی صورت ہو سکے۔ مسلمانوں کے تمام کاموں میں ایک بنیادی نقص یہ ہے کہ وہ کسی تحریک کو تسلسل اور کامیابی کے ساتھ نہیں چلا سکتے۔ کبھی کسی کو خیال آتا ہے۔ تو وہ اس کا اظہار کر دیتا ہے۔ بعض لوگ اس کی تائید میں آواز بلند کر دیتے ہیں۔ اور دو چار مسلم اخبارات اس پر اظہار تحسین کر دیتے ہیں۔ ایک نہایت محدود حلقہ میں چند روز تک اس کا ذکر رہتا ہے اور اس کے بعد بات ختم ہو جاتی ہے۔ اور یہ تمام نقص اس وجہ سے ہے۔ کہ ان میں کوئی تنظیم نہیں۔ اور کوئی ایسا واجب الاطاعت امام نہیں۔ جس کی آواز کو سننے کے لئے ہر مسلمان ہمہ تن گوش ہو۔ اور جس کے فرمودہ پر عمل پیرا ہونا اپنی دینی و دنیوی نجات اور کامیابی کا موجب یقین کرتا ہو۔ اور جب تک مسلمان قوم کسی ایسے رشتہ میں اپنے آپ کو منسلک نہیں کرتی۔ نہایت عمدہ سے عمدہ تحریکات بھی اس کے مصائب و مشکلات کو دور کرنے کا موجب نہیں ہو سکتیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ تحریک جو مسلمانان سندھ کے ایک جلسہ میں پیش ہوئی ہے۔ آج سے بہت عرصہ قبل حضرت امام جماعت احمدیہ اسے مسلمانوں کے سامنے لا چکے ہیں۔ اور نہایت وضاحت کے ساتھ اُن کو بتا چکے ہیں۔ کہ اگر وہ اس پر کاربند ہو جائیں تو ان کی اقتصادی حالت بہت حد تک بہتر ہو سکتی ہے۔ اور وہ لاکھوں روپیہ جو ہر سال ان کی جیب سے نکل کر ہندوؤں کے ہاتھ میں جاتا ہے اور جس کے پھر گردش کرتے ہوئے کسی مسلمان کی جیب میں پہنچ جانے کا کوئی احتمال نہیں ہوتا۔ مسلمانوں کی جیب میں ہی رہے گا۔ نیز جب ہندو کسی مسلمان سے کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں خریدتا حتی کہ اسے ناپاک خیال ہوئے اپنے مسلمان گاہک سے بھی پرے ہٹتے ہوئے نہایت حقارت کے ساتھ خرید کردہ چیز کو اس کی طرف پھینک دیتا ہے۔ تو مسلمان کی غیرت کس طرح گوارا کر سکتی ہے۔ کہ اس سے کوئی چیز خریدے۔

اس کے علاوہ ایک بہت بڑا نقصان اشیائے خورد و نوش کی تجارت کلیۃً ہندوؤں کے ہاتھ میں ہونے کا یہ بھی ہے جس کی طرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اچھی طرح متوجہ کیا تھا۔ کہ ہندو جب چاہیں مسلمانوں کو ضروریات زندگی سے محروم کر سکتے ہیں۔ اور گذشتہ دو سالوں میں جب آٹا۔ چینی اور دیگر ضروری اشیاء کے حصول میں دقتیں پیدا ہوئیں۔ تو مسلمانوں نے اچھی طرح دیکھ لیا۔ کہ ہندو دکاندار ہندوؤں کی ضروریات کو مقدم کرتے تھے حتی کہ سرکاری ڈپوؤں وغیرہ پر بھی یہی امتیازی سلوک ہوتا تھا۔ اور مسلمانوں نے اس کے خلاف اخبارات میں آواز بھی اٹھائی تھی۔ اور یہ صورت اسی طرح بدل سکتی ہے۔ کہ مسلمان دکانداروں کی حوصلہ افزائی کرکے انہیں کامیاب کیا جائے۔ اور اس قابل بنا دیا جائے۔ کہ وہ کم سے کم اپنی قوم کو ضروریات زندگی مہیا کرنے کے تو قابل ہو سکیں۔

ہندو بھائیوں کا اس تحریک پر ناراض ہونا نامناسب ہے۔ اگر کوئی قوم اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے کوئی ایسا اقدام کرنا چاہتی ہے جس کا جواز ہندو قوم اپنے صدیوں کے عمل سے ثابت کر چکی ہے۔ تو اس پر اُسے اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ بہرحال یہ تحریک نہایت اہم اور اس قابل ہے کہ دوسرے صوبوں کے مسلمان بھی اس طرف متوجہ ہوں۔ اور نہ صرف زبانی طور پر بلکہ عملاً اسے قوم میں رواج دیں۔

کون نہیں جانتا۔ کہ تجارت قومی ترقی کے لئے از بس ضروری ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی تجارت کو دیگر پیشوں پر ترجیح دی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو اس بات پر اب ضرور توجہ کرنی چاہیئے۔ ان کی تجارت صرف اسی صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے کہ مسلمانوں میں یہ احساس پیدا ہو۔ کہ وہ مسلمانوں سے ہی سودا خریدا کریں۔ ہندوؤں نے اپنی ہوشیاری سے صدیوں سے اپنی تجارت کے ارد گرد ایسا حصار قائم کر رکھا ہے۔ کہ مسلمانوں کا مال و دولت تو اس کے اندر جا سکتا ہے اور جاتا ہے لیکن وہاں سے آ نہیں سکتا۔ اور اس کمی کو خود مسلمانوں کو پورا کرنا چاہیئے۔ اگر مسلمان کوشش کرکے تجارتی میدان میں مضبوطی کے ساتھ قدم جما سکیں۔ تو یہ پوزیشن جہاں ان کی اقتصادی بہتری کا موجب ہوگی۔ وہاں اس کے ذریعہ انہیں سیاسی لحاظ سے بھی ملک میں استحکام حاصل ہو سکے گا۔ درد مند مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس اہم تحریک کو کامیاب بنانے کی پوری پوری کوشش کریں۔ جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والا ہر فرد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بارہ میں اپنی ذمہ داری کو خوب سمجھتا ہے اور حتی الوسع اسے ادا کرتا ہے ✣

**۲۵ جولائی ۱۹۴۳ء بروز اتوار یوم التبلیغ برائے مسلم احباب مقرر ہے۔ دوست اچھی طرح نوٹ کر لیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)**

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ڈلہوزی ۱۹ ماہ وفا۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لکھتے ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کل ایک بجے کے قریب ہی ۹۹ درجہ حرارت ہو گئی تھی۔ پھر شام تک دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ شام کو ساڑھے سات بجے سیر کو روانہ ہوئے۔ اور سوا میل کی سیر کی۔ اس وقت فرمایا ضعف معلوم ہوتا ہے۔ تاہم پوری مقدار کی سیر کی۔ سیر کے بعد جو حرارت میں کچھ زیادتی ہو جایا کرتی تھی۔ وہ نہیں ہوئی۔ گویا کل کا ٹمپریچر زیادہ سے زیادہ ۹۹ درجہ تھا۔ گلے کی خرابی ابھی چلی جا رہی ہے۔ یعنی بعض وقت آواز خراب ہو جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی ضعف محسوس ہونے لگتا ہے۔ کھانسی میں خدا کے فضل سے نمایاں کمی ہے۔ تین روز سے جو نزلہ کی شکایت ہو گئی تھی۔ اس میں بھی تخفیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کامل اور توانائی کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ام طاہر احمد سلمہا کی تکلیف ابھی رفع نہیں ہوئی۔ ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔

سیدہ ام وسیم کو بخار تو نہیں۔ لیکن ضعف قلب کی شکایت ہے۔ ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔

سیدہ منصورہ بیگم کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

## سنہ ۱۹۴۳ء

از حضرت میر محمد اسماعیل صاحب

میدانِ جنگ گرم شد۔ رو۔ غنیمت ست
امسال غلہ اتنا گراں ہے۔ کہ بیگماں
بی۔ اے کو ماہوار ملیں سو۔ غنیمت ست
"گندم اگر بہم نہ رسد۔ جو غنیمت ست"

## انصار قادیان کی اطلاع کے لئے ضروری اعلان

انصار اللہ کی تنظیم کے ماتحت مندرجہ ذیل حلقہ جات کا یوم التبلیغ ۲۲ جولائی بروز جمعرات مقرر تھا چونکہ ۲۵ جولائی ۱۹۴۳ء بروز اتوار نظارت دعوۃ و تبلیغ نے بھی مسلمانوں میں تبلیغ کے لئے یوم التبلیغ کا اعلان کیا ہوا ہے۔ اس لئے مندرجہ ذیل حلقہ جات کے انصار بجائے ۲۲ جولائی کے ۲۵ جولائی ۱۹۴۳ء ان ہی دیہات میں تبلیغ کے لئے تشریف لے جائیں۔ جو انصار اللہ کی تنظیم کے ماتحت ان کے مقرر ہیں۔ دیگر حلقہ جات کے انصار جو انصار کی تنظیم کے ماتحت اپنی باری پر پہلے تبلیغ پر جا چکے ہیں۔ ان کے لئے بھی مناسب ہے۔ کہ وہ بھی نظارت دعوۃ و تبلیغ کے مقرر کردہ یوم التبلیغ یعنی ۲۵ جولائی کو تشریف لے جا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جن حلقہ جات کی باری برائے تبلیغ ۲۲ جولائی مقرر تھی۔ وہ مفصلہ ذیل ہیں۔

(۱) حلقہ جنوبی پرانی آبادی قادیان جس میں مندرجہ ذیل محلہ جات شامل ہیں۔ احمدیہ چوک۔ کوچہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ۔ حلقہ مسجد فضل۔ حلقہ محلہ ناصر آباد (۲) حلقہ دارالبرکات شرقی (۳) حلقہ دارالبرکات غربی

نوٹ۔ انصار اور زعماء صاحبان انصار اللہ اس امر کو نوٹ فرما لیں۔ کہ کوئی انصار کسی معقول عذر کے بغیر اس دن فریضہ تبلیغ سے پیچھے نہ رہے۔ زعماء صاحبان انصار اپنے اپنے حلقہ کے انصار کو تبلیغ پر بھجوانے کے ذمہ وار ہیں۔

مہتمم تبلیغ مجلس انصار اللہ

## حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

### نکاح کے بارے میں غیر مشروع شرط باطل اور غیر مقبول ہوگی

نکاح کے وقت فریقین میں بعض غیر مشروع شرائط طے کی جاتی ہیں۔ اور پھر ان کی عدم تعمیل کی وجہ سے مقدمات دار القضاء میں آتے ہیں۔ چنانچہ اسی قسم کی شرائط کی عدم تعمیل پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مقدمہ میں مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا ہے۔

"جبکہ میں تین سال ہوئے فیصلہ کر چکا ہوں۔ کہ جدید نکاحوں میں کوئی شرط جس کا دین سے تعلق نہ ہو۔ اور مہر کے علاوہ ہو۔ ہماری قضاء میں تسلیم نہ کی جائے گی۔ جس نے ایسی شرط کرائی ہو اسے کوئی فائدہ نہ پہونچے گا۔ کیونکہ قضاء اسے رد کر دے گی۔" ناظر امور عامہ

## جناب شیخ بشیر احمد صاحب کے لئے دعا کی درخواست

مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی علالت طول پکڑ گئی ہے۔ بخار کا تیسرا حملہ ہو گیا ہے۔ کمزوری زیادہ ہو گئی ہے ایسی حالت میں بیمار کی حالت کا اندازہ لگانا مشکل ہے اور ایسا مریض نہایت ہمدردی کا مستحق ہوتا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ شیخ صاحب موصوف کے لئے درد دل سے دعا کا سلسلہ جاری فرمائیں۔ تا اللہ تعالیٰ اس مفید وجود پر رحم فرمائے۔ اور صحت اور توانائی عطا فرمائے۔ خاکسار حشمت اللہ

## درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی بھانجی امۃ العزیز بعمر ۲ ماہ بعارضہ بخار و اسہال بہت بیمار ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ بشیر الدین مولوی فاضل قادیان (۲) برادرم جلال الدین صاحب بنگہ سول ہسپتال میں گلے کے اپریشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز میرا چھوٹا لڑکا عزیز جمیل احمد دو ماہ سے بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب دونوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد شریف مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

دعائے مغفرت: خادم علی صاحب کلاس والہ کے لڑکے عنایت اللہ صاحب ۱۸ جولائی فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

## بھینی شرق پور میں جلسہ

جماعت احمدیہ بھینی شرق پور ضلع شیخوپورہ کا جلسہ بتاریخ ۲۳ و ۲۴ جولائی ۱۹۴۳ء منعقد ہوگا۔ احباب جماعت بھینی شرق پور کی خواہش ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب اس موقعہ پر تشریف لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ ہوگا۔ مرکز کی طرف سے علماء سلسلہ بھی شامل ہوں گے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

**چونکہ "یوم التبلیغ" ۲۵ وفا (جولائی) کو ہوگا۔ اس لئے "امتحان" دعوۃ الامیر" یکم ظہور (اگست) کو ہوگا۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ)**

# ذکرِ حبیب علیہ السلام

## روایات جناب حکیم دین محمد صاحب ملٹری اکونٹنٹ

(بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف)

(۴۹)

مرزا عزیز احمد صاحب ای۔ اے۔ سی ابن مرزا سلطان احمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر مرحوم بچپن سے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلباء میں سے تھے۔ رہائش آپ کی مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کی تائی صاحبہ کے گھر میں تھی۔ حضرت اقدس کے گھر میں کبھی نہ جاتے تھے۔ جب آپ کی عمر سن شعور کو پہنچی۔ تو مدرسہ تعلیم الاسلام کی تعلیم کے باعث مذہبی علوم میں کافی دسترس رکھتے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے اسی طرح پابند تھے جس طرح تعلیم الاسلام کے دیگر طالب علم۔

(۵۰)

جب آپ ہائی کلاس میں متعلم تھے۔ تو ہم بعض طالب علموں نے ان کی پرانی بیٹھک (جو حضرت اقدس کے مکان کے مشرقی دروازہ کے قریب واقعہ تھی) میں اٹھنا بیٹھنا شروع کیا۔ اس صحبت میں ہم نے رفتہ رفتہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ) کو بھی کھینچ لیا۔ حتیٰ کہ روزانہ کچھ وقت جناب مرزا عزیز احمد صاحب کے پاس ہم بمعیت حضرت صاحبزادہ صاحب گزارتے۔ بلکہ جس وقت تک حضرت صاحبزادہ صاحب ہمارے پاس سے چلے نہ جاتے۔ ہم ان کے انتظار میں مجلس برخواست نہ کرتے۔ بلکہ ہمیں یاد ہے۔ کہ بعض دفعہ حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے ہاں کی بعض ناشتہ کی اشیاء سے ہماری تواضع بھی کیا کرتے۔ حلوائے گزر زعفرانی خوب یاد ہے۔ (اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے) اس مجلس کے احباب میں سے تین دوست (غلام اکبر۔ حافظ عبدالرحیم چودھری ضیاء الدین) وفات پا گئے غفر اللہ لھم و عطاھم درجات فی الجنۃ

(۵۱)

ایک کام ہمارے مدنظر یہ تھا۔ کہ مرزا عزیز احمد صاحب کو جماعت احمدیہ میں باقاعدہ شامل کرنے کی سعی کریں۔ اس صحبت میں ہم نے اچھی طرح محسوس کر لیا۔ کہ مرزا عزیز احمد صاحب کے اندر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایسا ہی ایمان موجزن ہے۔ جیسا ہم لوگوں میں۔ فرق صرف اس قدر باقی ہے۔ کہ ہم نے بیعت کر لی تھی۔ اور وہ ابھی باقاعدہ شامل نہیں ہوئے تھے۔

(۵۲)

ایک روز ہم نے مرزا عزیز احمد صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ جبکہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی سے اتفاق ہے۔ تو بیعت کب کرو گے۔ جواب میں اس امر کی طرف اشارہ تھا۔ کہ والد صاحب کی اجازت باقی ہے۔ شائد کہ بیعت کے بعد تائی صاحبہ کے گھر میں نہ رہ سکوں۔ اور والد صاحب الگ بندوبست کریں۔ آخر قرار یہ پایا۔ کہ موسمی تعطیلات میں جب والد صاحب کے پاس میانوالی (جہاں مرزا سلطان احمد صاحب نائب مہتمم بندوبست تھے) تشریف لے جائیں گے۔ تو اس سوال کا حل کر کے لائیں گے۔ موسمی تعطیلات آئیں۔ تو مرزا عزیز احمد صاحب اپنا مصمم ارادہ اور احباب کے ساتھ پکا وعدہ کر کے چلے۔ کہ بیعت کے سوال کا بھی حل کر کے آئیں گے۔ مرزا عزیز احمد صاحب کے ساتھ مرزا احسن بیگ صاحب بھی میانوالی گئے۔ تاکہ مرزا عزیز احمد صاحب اپنے والد صاحب سے ان کی موجودگی میں ذکر بیعت چھیڑیں۔

(۵۳)

چنانچہ مرزا عزیز احمد صاحب نے واپسی پر کل کوائف بتائے۔ جو یوں تھے۔ کہ جب ایک دفعہ کھانے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنے والد بزرگوار سے عرض کیا۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں اور اس لئے آپ کی اجازت مانگتا ہوں۔ تو جناب مرزا سلطان احمد صاحب نے سوال کیا۔ کہ اے عزیز کیا تم نے حضرت اقدس کے دعوے کو اچھی طرح سے سوچ سمجھ کر یہ ارادہ کیا ہے۔ جب جواب میں مرزا عزیز احمد صاحب نے انشراح صدر اور تائیدی دلائل کا ذکر کیا۔ تو والد بزرگوار مرحوم نے فرمایا۔ کہ اگر میں نہ بھی اجازت دوں۔ تب بھی تمہیں حضرت اقدس کی بیعت سے باز نہیں رہنا چاہیئے۔ کیونکہ مذہب کے بارے میں اسلام نے کامل آزادی دی ہے۔ یہ تمہاری سعادت ہے۔ کہ تم مجھ سے اجازت طلب کرتے ہو۔ میری طرف سے پوری آزادی ہے۔ اگر حضرت اقدس کو دلائل کے رو سے آپ نے صادق پایا۔ تو ضرور بیعت کرنی چاہیئے۔ یہ جواب سنکر مرزا عزیز احمد صاحب نے مصمم ارادہ بیعت کا کر لیا۔ اور تعطیلات موسمی سے واپسی پر اس امر کا اظہار ہم پر کیا۔ حلقۂ احباب میں انتہائی خوشی کا اظہار ہوا۔ چونکہ ہم مبتدی تھے۔ اس لئے اس موقعہ پہ یہ معاملہ حضرت اقدس کے پیش کرنے کے لئے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے سپرد کیا۔ حضرت مفتی صاحب نے مرزا عزیز احمد صاحب کو حضرت اقدس کی خدمت میں مسجد مبارک میں باین الفاظ پیش کیا کہ "حضور آپ کے پوتے مرزا عزیز احمد صاحب بیعت کرنا چاہتے ہیں۔" حضور مسکرائے (کیونکہ آپ کے پیش ہونے سے حضور کا ایک الہام پورا ہو گیا جو پہلے سے لکھا ہوا تھا اور کتب میں شائع ہو چکا تھا۔ اور لوگوں کو اس وقت یاد نہ تھا) حضور نے مرزا عزیز احمد صاحب کی بیعت لی۔ اور مجلس برخواست ہونے پر حضور علیہ السلام مرزا عزیز احمد صاحب کا ہاتھ پکڑ کر زنان خانہ میں لے گئے۔ اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے یوں مخاطب ہوئے۔ "دیکھئے آج خدا تعالےٰ نے آپ کو یہ پوتا عطا کیا ہے۔ یہ مرزا عزیز احمد ہیں۔ انہوں نے آج بیعت کی ہے" حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے خوشی کا اظہار کیا۔ اور پھر مرزا عزیز احمد صاحب کی دعوت کی۔

(۵۴)

مرزا عزیز احمد صاحب کی بیعت کرنے سے نیز ان کے زندگی میں پہلی دفعہ چودہ یا پندرہ برس کی عمر میں پیش ہونے سے حضرت اقدس کا ایک کشف پورا ہوا۔ جس میں آپ نے یہ فرمایا۔ کہ میں نے دیکھا۔ کہ ایک پتلا دبلا گورے رنگ کا نوجوان پیش ہوتا ہے۔ جس کے نام پر عزیز کا لفظ ہے لچو خواب حضور علیہ السلام نے دیکھا تھا۔ اس کے متعلق حضور کے اصل الفاظ یہ ہیں۔ "۲۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو خواب میں مجھے دکھایا گیا۔ کہ ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے۔ اور اس کے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا۔ اور میرے سامنے بٹھایا گیا۔ میں نے دیکھا۔ کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۳۳۳) خاکسار مرتب)

(۵۵)

ایک صاحب سید امیر علی شاہ سیالکوٹی سب انسپکٹر پولیس احمدی تھے۔ اکثر حضرت اقدس کی خدمت میں بڑی ارادت سے آیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ ایک ڈاکو وعدہ معاف کو حضرت اقدس کی خدمت میں لے آئے۔ جس نے دعا کی درخواست کی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو سچی توبہ کرنے کے متعلق نصائح فرمائیں۔ اور دعا کا وعدہ کیا۔

## سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مکتوب گرامی شائع کیا جاتا ہے۔ جو حضور علیہ السلام نے عرصہ ہوا قاضی عبدالمجید صاحب مرحوم سالٹ انسپکٹر کے نام رقم فرمایا تھا۔ اس کا اصل قاضی صاحب مرحوم کے لڑکے قاضی عبدالوحید صاحب کے پاس محفوظ ہے خاکسار ملک فضل حسین کارکن صیغہ تالیف و تصنیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعد ہذا آپ کا خط پہنچا۔ خدا تعالےٰ آفات دین و دنیا سے محفوظ رکھے آمین۔ ہر ایک امر خدا تعالےٰ کی توفیق پر موقوف ہے۔ جس کسی شخص پر خدا تعالےٰ کا فضل ہوتا ہے۔ تو اس کی یہ علامت نہیں ہے۔ کہ وہ بہت دولتمند ہو جاتا ہے۔ یا دنیوی زندگی اس کی بہت آرام سے گزرتی ہے۔ بلکہ اس کی یہ علامت ہے۔ کہ اس کا دل خدا تعالےٰ کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اور وہ خدا سے فعل اور قول کے وقت ڈرتا ہے۔ اور سچی تقویٰ اس کے نصیب ہو جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو اپنی مرضی کی راہوں پر چلا دے۔ اور دنیا و آخرت کے عذاب سے بچاوے آمین باقی سب خیریت ہے والسلام مرزا غلام احمد

# وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ

## حضرت احمد سرہندی مجدد الف ثانی کی رائے حضرت امام مہدی اور اصحاب مہدی کی نسبت

بتیسواں مکتوب۔ بنام مرزا حسام الدین۔

اُس کمال کے بیان میں جو اصحاب کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم کے ساتھ مخصوص ہے۔

ولیوں سے کوئی بھی اس کمال سے مشرف نہیں ہوا۔ اور وہ کمال حضرت مہدی میں کامل طور پر ظاہر ہوگا۔ اور وہ کمال نسبت جذبہ اور سلوک سے اوپر ہے (گنجینہ انوار رحمانی صلا۱۲۱) پھر صفحہ ۱۲۲ و ۱۲۳ میں فرماتے ہیں۔ لیکن اس لئے کہ ہر سوال کا جواب دینا ضروری ہے۔ اسی قدر ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ ہر ایک مقام کے لئے علوم اور معارف اور ہیں۔ اور احوال اور مواجید اور۔ ایک مقام میں ذکر اور توجہ مناسب ہے۔ دوسرے مقام میں نماز اور قرآن شریف کا پڑھنا ایک مقام سلوک (سیر آفاقی) کے لئے مخصوص ہے دوسرا جذبے (سیر نفسی) کے لئے۔ اور ایک مقام ان دونوں دوستوں سے ملا ہوا ہے۔ اور ایک مقام ہے کہ جذبہ اور سلوک کی دونوں جہتوں سے جدا ہے نہ جذبے کو اس سے مس ہے اور نہ سلوک کا اس سے کوئی تعلق ہے۔ یہ مقام بڑا ہی عجیب ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب اس مقام کی دولت سے مشرف و ممتاز ہوئے ہیں۔ اور اس مقام والے کو دیگر تمام مقامات والوں سے کامل امتیاز ہے۔ اور ایک دوسرے سے بہت ہی کم مشابہت رکھتے ہیں ولو بوجہ دون وجہ (اور اگرچہ کسی حیثیت سے کیوں نہ ہو) یہ نسبت پہلے بزرگوں کی نسبت حضرت مہدی علیہ السلام میں پورے طور پر ظاہر ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ

اہل سلسلہ رحمہم اللہ تعالےٰ کے کسی شیخ نے اس مقام سے بہت کم خبر دی ہے۔ ان کے معارف اور علوم کا ذکر تو بھلا کہاں ہوسکتا ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم (یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے جسے چاہے دے۔ وہ بخشش عظیم کا مالک ہے) مختصر یہ کہ اصحاب کرام کو یہ نسبت عزیز الوجود پہلے ہی قدم پر ظاہر ہو جاتی تھی۔ اور بتدریج درجہ کمال کو پہنچتی تھی۔ اگر کسی اور کو اس دولت سے مشرف کرتے ہیں۔ اور صحابہ کرام کے قدم پر تربیت دیتے ہیں۔ تو وہ جذبہ اور سلوک کی منزلیں طے کرنے اور ان معارف اور علوم کے طے کرنے کے بعد اس دولت عظمیٰ تک سعادت یاب ہوگا۔ اور ابتداء میں اس نسبت کا ظہور سید البشر علیہ و آلہ الصلوٰۃ والتحیات والبرکات والتسلیمات کی صحبت کی برکت ہی خاص ہے۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ اس کے غلام بھی کسی کو اس برکت سے مشرف فرماسکیں۔ یہاں تک کہ اس کی صحبت بھی شروع میں اس نسبت عالیہ کے ظہور کا سبب ہوجائے ؎

فیض روح القدس از باز مدد فرماید
دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا مے کرد

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خدا کے تازہ نشان دیکھ کر بغیر سلوک اور جذبہ کے خدا کی معرفت میں اتنی ترقی کر گئے۔ کہ مجاہدات۔ مقامات۔ سلوک سے وہاں تک رسائی ممکن نہیں۔

مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ نے سچ فرمایا۔ کہ اصحاب کرام کی یہ نسبت حضرت سید البشر کی صحبت کی برکت سے خاص ہے۔ اور وہ کمال حضرت مہدی علیہ السلام میں پورے طور پر ظاہر ہوگا اور یہ نسبت پہلے بزرگوں کی نسبت حضرت مہدی علیہ السلام میں پورے طور پر ظاہر ہوگی۔ سو ہم نے حضرت مجدد الف ثانی کی پیشگوئی پورے طور پر مشاہدہ کر لی ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو امام ربانی مجدد الف ثانی کی پیشگوئی پڑھ کر حضرت مہدی علیہ السلام پر ایمان لاتے ہیں صدق ما قال المسیح الموعود والمہدی المعہود علیہ السلام۔

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

او سید البشر کے غلام۔ غلام احمد قادیانی کی صحبت کی برکت سے صحابہ کرام میں مہدی کے صحابہ جا ملے ہیں۔ و ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

خاکسار (صوفی) غلام محمد سابق مبلغ ماریشس

---

## سونے کی ا[...]
## تحریک جدید کے چندہ میں یدی

خدا کے فضل و کرم سے تحریک جدید کی اہمیت اس کی ضرورت اور اس کے ثمرات کا گہرا اثر جہاں نوجوانوں۔ ادھیڑ اور بوڑھوں کو مجبور کر رہا ہے کہ تحریک جدید کے جہاد میں وہ شاندار قربانیوں کے ساتھ شامل ہو کر ثواب حاصل کریں۔ وہاں دس بارہ سال کے بچوں کے دلوں پر جو طالب علم ہیں۔ ایک نہ مٹنے والا اثر پیدا کر رہا ہے۔ ایسے طالب علموں کی بے بسی اور بے کسی عملاً حصہ لینے میں روک ہے۔ مگر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی قوت قدسیہ کی پھونکی ہوئی روح قربانیوں پر آمادہ کرتی ہے۔ چنانچہ ایک طالب علم جو تحریک جدید کے سال اول کے وقت بارہ ۱۲ سال کے تھے۔ انہوں نے حضور کا خطبہ پڑھ کر فیصلہ کیا۔ کہ میں تحریک جدید میں ضرور حصہ لوں گا اور جب بھی اس کے بعد خطبہ پڑھا۔ ان کے دل اور ایمان نے کہا۔ اس میں ضرور شامل ہونا ہے آخری بات یہ کہ اگر کوئی صورت نہ بنی۔ تو میں

---

یکم اگست کو وی۔ پی ارسال ہوں گے۔ جو دوست وی پی وصول کرنا نہ چاہیں وہ یکم اگست تک بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرماویں یا وی پی روکنے کی اطلاع دے دیں ؛

---

۷۸

# فوجی محکموں کیلئے

## کلرکوں کی ضرورت ہے!

مفت ٹریننگ
معقول تنخواہ
مزید ترقی کے امکانات
لکھنے پڑھنے کے کاموں سے دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کے لئے بہترین موقع

**حکومت ہند (محکمہ لیبر) کی ٹیکنیکل ٹریننگ اسکیم میں آج ہی داخل ہو کر مفت ٹریننگ اور ملازمت حاصل کیجئے۔**

حکومت ہند نے محکمہ تعلیمات پنجاب کی مدد سے کلرکوں کی تربیت کے لئے ۷ ٹریننگ سنٹر قائم کئے ہیں۔ جہاں مندرجہ ذیل مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے:۔
(۱) ٹائپ کرنا (ٹائپ رائیٹنگ Type writing) (۲) مختصر نویسی (شارٹ ہینڈ Shorthand)
(۳) خلاصہ نویسی (پریسے رائیٹنگ Precis Writing) (۴) دفتری و سرکاری خط و کتابت (Official Correspondence)
(۵) حساب کتاب رکھنا (اکونٹنسی Simple Accountancy) وغیرہ وغیرہ۔

**ٹریننگ کی مدت تین سے چار ماہ تک**

**شرائط داخلہ:۔** (۱) ہر امیدوار بطور فوجی ملازم بھرتی کیا جاتا ہے۔ (ب) ہر وہ شخص جو برطانوی ہند یا کسی ہندوستانی ریاست کا باشندہ ہو۔ بلا لحاظ مذہب ملت یا ذات پات داخل ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ:۔ (۱) داخلے کے وقت اس کی عمر ۱۸ سال سے ۴۱ سال کے درمیان ہو۔ (۲) تندرست ہو۔ اور صحت جسمانی مقررہ معیار کے مطابق ہو۔ (یعنی قد ۵ فٹ۔ پھیلا ہوا سینہ دو انچ پھیلاؤ کے ساتھ ۳۲ انچ۔ وزن ۱۰۵ پونڈ۔ بینائی (دور کی نظر ۶/۹ - ۶/۱۲ عینک یا بغیر عینک کے)
(۳) میٹرک تک تعلیم حاصل کی ہو۔ (میٹرک پاس امیدوار کو ترجیح دی جائے گی)

**تنخواہ اور الاؤنس۔** ٹریننگ کے دوران میں امیدواروں کو ۱۴/۶۳ روپے ماہوار بطور تنخواہ اور الاؤنس ملتے ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے:۔

(۱) بنیادی تنخواہ ۔۔ ۱۸ روپے ماہوار۔ مشاہرہ ہنرمندی ۲/۲۹ روپے ماہوار میزان ۲/۴۷ ماہوار (ب) **دوسری رعائتیں۔** مفت راشن یا اسکے عوض ۱۵ روپے ماہوار۔ مفت رہائش یا اس کے عوض ۴ روپے ماہوار۔ حجامت اور دھلائی کا الاؤنس ۱۰ آنے ماہوار کل میزان ۱۴-۶۳ روپے ماہوار
سیکھنے والے کو ٹریننگ کی تکمیل کے بعد "حوالدار گریڈ ۳ کلرک" کے رینک اور گریڈ پر مقرر کیا جاتا ہے۔ اور انہیں اسی رینک اور گریڈ کی تنخواہ اور الاؤنس ملتے ہیں۔ "حوالدار گریڈ ۳ کلرک" ترقی کر کے "جمعدار ہیڈ کلرک" کے رینک تک پہونچ سکتا ہے۔ ہر شخص کو وہی تنخواہ اور دیگر رعایات دی جاتی ہیں۔ جو اسکے مساوی درجے کے فوجیوں کو حاصل ہیں۔
ہندوستانی فوج میں رینک اور گریڈ کی تنخواہوں کی شرح حسب ذیل ہے:۔

| رینک اور گریڈ | رینک کی تنخواہ | گریڈ کی تنخواہ | میزان | رینک اور گریڈ | رینک کی تنخواہ | گریڈ کی تنخواہ | میزان |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حوالدار گریڈ ۳ | ۲۷ روپے ماہوار | ۳۸ روپے ماہوار | ۶۵ روپے ماہوار | حوالدار گریڈ ۲ | ۲۷ روپے ماہوار | ۵۰ روپے ماہوار | ۷۷ روپے ماہوار |
| حوالدار گریڈ ۱ | 〃 〃 | ۶۰ 〃 〃 | ۸۷ 〃 〃 | | | | |
| جمعدار ہیڈ کلرک | ۷۵-۵-۱۰۰ | ۶۰ 〃 〃 | ۱۳۵-۵-۱۶۰ | | | | |

تنخواہ کے علاوہ راشن مفت۔ جائے رہائش مفت۔ کپڑے مفت۔ اور علاج مفت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی رعائتیں دی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں حوالدار کلرک حسب ذیل شرح کے مطابق حسن کارکردگی کی تنخواہ (گڈ سروس پے) کے مستحق ہوتے ہیں۔ نان کمیشن افسر کی حیثیت سے ۱ سال کی ملازمت کے بعد دو روپے ماہوار۔ نان کمیشن افسر کی حیثیت سے ۲ سال کی ملازمت کے بعد ۴ روپے ماہوار۔ نان کمیشن افسر کی حیثیت سے ۳ سال کی ملازمت کے بعد ۶ روپے ماہوار۔

سمندر پار جانے یا جنگ پر خدمت انجام دینے کی صورت میں مندرجہ ذیل الاؤنس دیئے جاتے ہیں:۔
وطن سے دوری کا الاؤنس (صرف سمندر پار جانے والوں کیلئے) ۱۱ روپے ماہوار } نوٹ:۔ حوالدار کلرک نان کمیشن افسر ہوتے ہیں۔ اور جمعدار
بھتہ (اگر حقدار ہو) 〃 〃 〃 〃 〃 } وائسرائے کمیشن افسر۔

**ٹریننگ** حسب ذیل تربیت گاہوں میں دی جائے گی۔ (۱) گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر (۲) گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج دھرم سالہ (۳) گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر (۴) سنٹرل ماڈل سکول لاہور (۵) وائی۔ ایم۔ سی۔ اے۔ کمرشل کلاسس لاہور (۶) گورنمنٹ ہائی سکول ملتان (۷) گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ۔

**درخواست دینے کا طریقہ:۔** امیدواروں کو اپنے سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے ذریعہ یا براہ راست اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب مدارس کے پاس یا ٹریننگ سنٹر کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے پاس درخواست بھیجنی چاہیئے۔ جو موزون امیدواروں کے داخلہ کا انتظام کریں گے۔ اور ٹریننگ سنٹر پہونچنے کے لئے سفر کی سہولتیں بہم پہونچائیں گے۔

---

آخری سال میں طالب علمی چھوڑ کر ملازمت کر لوں گا۔ اور اس میں شامل ہونگا۔ وہ ابھی طالب علمی سے فارغ ہوئے تھے اور ملازمت کی تلاش میں تھے۔ کہ ان کی شادی ایسی اچھی جگہ ہوگئی۔ جہاں ان کا وہم و گمان نہ تھا۔ سسرال سے انکو ایک سونے کی انگوٹھی ملی۔ اس کے متعلق آپ نے فیصلہ کیا کہ اسکی قیمت تحریک جدید میں دیکر پانچ روپیہ فی سال اور ایک آنہ اضافہ سے دس سال کے ۵۲/۱۳ روپیہ ادا کر دئے جاویں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کا یہ وعدہ اور ادائیگی منظور فرماتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔

ہر وہ احمدی جو کسی نہ کسی وجہ سے تحریک جدید کے دس سالہ جہاد میں شامل نہیں۔ اب شامل ہو سکتا ہے شامل ہونیوالا بھول جائے کہ اس جہاد میں حقیقی طور پر وہی شامل ہے جو متواتر دس سال کا چندہ ادا کرے جس کا اب نواں سال جارہا ہے۔ اگر کسی کے گذشتہ سالوں میں کوئی سال خالی ہے یا کسی کا بقایا ہے تو اب دے ادا کرلیں۔ تا نو سال تو پورے ادا ہو جائیں۔

سال نہم کا چندہ ۳۱ جولائی تک پورا کرنے والوں کی فہرست حضرت کے حضور دعا کیلئے ۳۱ جولائی کو یہاں سے روانہ کی جائے گی۔ پس ۳۱ جولائی کی شام تک اپنا سال نہم مرکز میں داخل فرمالیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ والسلام

فنانشل سیکرٹری
تحریک جدید

# مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**سٹاک ہالم** ۱۹ جولائی۔ سسلی سے محوری ہیڈ کوارٹرز نکل کر اٹلی کے جنوبی کونے میں ریگیو کے مقام پر چلے گئے ہیں۔ ایک تہائی سسلی پر اتحادیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور جنرل ایزن ہوور نے جنرل الیگزنڈر کو سسلی کا فوجی گورنر مقرر کر دیا ہے۔ جس نے فوجی حکومت قائم کر دی ہے۔ جنرل الیگزینڈر نے فوجی گورنر مقرر ہوتے ہی حسب ذیل فرمان جاری کیا ہے۔ (۱) سسلی کی فیسسٹ پارٹی توڑ دی گئی ہے۔ (۲) تمام امتیازی قوانین منسوخ کر دیئے گئے ہیں (۳) فوجی قبضہ کے دوران میں شاہ اٹلی کے اختیارات کا استعمال منسوخ کر دیا گیا ہے۔

**لنڈن** ۱۹ جولائی۔ اطالوی فاسسٹ پارٹی کے سیکرٹری نے آج رات روم ریڈیو پر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ ہر اطالوی کیلئے آج کا فرمان یہ ہے "مزاحمت کرو۔ مزاحمت کرو۔ مزاحمت کرو"۔ اگر اٹلی نے اپنا فرض پورا نہ کیا۔ تو اس کو محسوس ہوگا کہ اس کا ماضی بیکار تھا۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہماری حالت نہایت تشویشناک ہے۔ لیکن ہماری حالت دشمن سے زیادہ تشویشناک نہیں۔ مزاحمت کرنے یا لڑنے اور مرنے کے احکام کی جو لوگ تعمیل نہیں کرتے۔ انہیں فوری طور پر اور سخت بندوں نہایت سخت سزائیں دی جانی چاہئیں۔ اٹلی اس وقت ایسے خطرہ کا مقابلہ کر رہا ہے۔ جو اس کی پچھلی تاریخ میں کبھی پیدا نہیں ہوا۔ اٹلی کو موت کی لڑائی کا مقابلہ کرنے کے لئے مجبور کر دیا گیا ہے۔

**سٹاک ہالم** ۱۹ جولائی۔ سویڈن کے ایک اخبار کو روم سے اس کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ اگر اٹلی کو اتحادی صلح کی مزید واضح شرائط پیش کریں۔ اور مناسب گارنٹی دیں۔ تو اطالوی ہتھیار ڈال دیں گے۔

**لاہور** ۱۹ جولائی۔ گورنمنٹ نے سونا گروی رکھ کر ادھار دینے کی ممانعت کے سلسلہ میں جو اعلان کیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ سونا چاندی اور پونڈ کے نرخ اچانک گر گئے ہیں۔ آج لاہور میں سونے کا نرخ ۴۳-۶۴ روپیہ فی تولہ چاندی کا نرخ ۱۰۲ روپیہ اور پونڈ کا نرخ ۴۳-۶ روپیہ تھا۔ امرتسر میں سونا ۶۶ روپیہ ۸ آنہ چاندی ۱۰۲ روپیہ تھی۔ بمبئی میں سونے کا پہلا سودا ۶۶ روپے [illegible] ہوا۔ اور [illegible] کا امکان ہے۔ چونکہ [illegible]

انکان ہے۔ اسلئے ان کی قیمتیں بھی گر جائیں گی۔

**نئی دہلی** ۱۹ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند چھوٹے سکوں کی کمی دور کرنے کے لئے صوبائی حکومتوں سے مشورہ کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں بعض حلقوں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ نئی قسم کے چھوٹے سکے جاری کئے جائیں۔ اور ایک مقررہ میعاد کا نوٹس دے کر پرانے سکے ناجائز قرار دیئے جائیں۔ اس سے ریزگاری کی قلت دور ہو جائے گی۔

**ماسکو** ۱۹ جولائی۔ آٹھ روسی غداروں کو کوبان کے علاقہ میں جرمن گسٹاپو کی مدد کرنے کے الزام میں موت کی سزا دی ہے۔ انہوں نے جرمنوں کو زہریلے ہتھیار اور زہر دینے میں مدد دی۔ جس سے بائیس ۲۲ روسی ہلاک ہوئے۔ ملزموں میں ایک عورت بھی ہے انہیں کراسنودر میں بیس ہزار اشخاص کی موجودگی میں پھانسی دی گئی۔

**لاہور** ۱۹ جولائی۔ پروفیسر گلشن رائے جو سناتن دھرم کالج کے ہسٹری اور پالٹکس کے پروفیسر تھے۔ گذشتہ رات وفات پا گئے۔ آپ چند ماہ سے بیمار تھے۔ آپ ایک سال سناتن دھرم کالج کے پرنسپل بھی رہے۔

**لائلپور** ۱۹ جولائی۔ گندم ۱۰/۰ روپیہ نخود ۸/۱۲/۰ تو دیہ ۱۲/۶/۰ روپیہ تیل ۲۳/۰ روپیہ کھل ۸/۰/۴ روپے گھی ۱۱۳/۰ میدہ ۳۵/۰ روپے بوری۔ سوجی ۲۴/۰ بوری بنولہ پھُودہ ۷/۹/۰ روپے ایل۔ ایس۔ ایس ۷/۲/۰ دیسی ۷/۱۲/۰ بنولہ سارجن ۶/۱۴/۰۔

**شملہ** ۱۹ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ میجر شوکت حیات وزیر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ نے وزارت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ ان کے استعفیٰ کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ انہوں نے حال ہی میں کرنال اور شیخوپورہ میں جو تقریریں کی ہیں۔ انہیں "اعلیٰ حلقوں" نے پسند نہیں کیا۔ اور میجر شوکت حیات کو اپنا لب و لہجہ نرم کرنے پر زور دیا گیا۔ جس پر انہوں نے استعفیٰ دیدیا ہے مگر اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

**لنڈن** ۲۰ جولائی۔ سسلی کے وسطی محاذ کی اتحادی فوجیں اینا پہونچ گئی ہیں۔ جو اس جزیرہ میں ریلوں اور سڑکوں کا اہم جنکشن ہے۔ اس سے محوریوں کے لئے یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ جزیرہ کے مشرق اور مغرب میں ان کی جو فوجیں ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے کٹ جائیں گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ دشمن کے سپاہی ریلوں اور سڑکوں کے ذریعہ مسینا کی طرف ہٹ رہے ہیں۔ کٹانیہ کی جانب

جو اتحادی فوج بڑھ رہی ہے۔ اسکے بکتر بند دستے اب قلعہ بندیوں پر حملے کر رہے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اطالوی سپاہی جرمن افسروں کا حکم ماننے سے انکار کر رہے ہیں۔

**لنڈن** ۲۰ جولائی۔ کٹانیہ پر بڑے زور کی گولہ باری کی جا رہی ہے۔ کل یہاں کے ریلوے سٹیشن کی چھت پر چھ گولے لگے۔ اور وہ بالکل ٹوٹ پھوٹ گئی۔ شمالی اٹلی سے جنوب کی طرف جانیوالی فوجیں اس رستہ سے گذرتی ہیں۔ آٹھویں فوج کٹانیہ پر آخری حملہ کے لئے اب تیاری کر رہی ہیں۔ دشمن سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ اور پیدل فوج کے علاوہ چھاتہ فوج سے بھی کام لے رہا ہے۔ آٹھویں فوج ۲۵ میل لمبے مورچہ پر پیشقدمی کر رہی ہے۔ اور اب ان پہاڑیوں سے جو سسلی کی ریڑھ کی ہڈی سمجھی جاتی ہیں۔ صرف ۲۰ میل رہ گئی ہے۔

**لنڈن** ۲۰ جولائی۔ روم پر حملہ کرنیوالے طیاروں کی تعداد پانچ سو تھی۔ جن میں سے صرف پانچ واپس نہ آسکے۔ لٹوریو کے مارشلنگ یارڈوں کو سخت نقصان پہونچا۔ اور اب وہاں گاڑیوں کی آمد و رفت بند ہے۔ لٹوریو کا بجلی گھر تو ایسی بری طرح تباہ ہوا ہے کہ کم سے کم ۲ سال میں مرمت ہو سکیگا۔ اٹلی کے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ اس حملہ سے بہت نقصان ہوا ہے۔ روم ریڈیو نے یہ بھی کہا ہے کہ حملہ کے روز مسولینی روم میں نہ تھا۔ بلکہ شمالی اٹلی کے کسی مقام پر ہٹلر سے ملاقات کر رہا تھا۔ اپریل کو بھی وہ ہٹلر سے ملا تھا۔ جب محوریوں کو مرات لائن پر شکست ہوئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس ملاقات میں روس اور بحیرہ روم کی جنگ کے تمام پہلوؤں پر غور کیا گیا ہے۔ ملاقات کے بعد وہ واپس روم پہونچ چکا ہے۔ روم پر حملے سے جنوبی اٹلی کو جانے والی رسد اور کمک کو بھی بہت نقصان پہونچایا گیا ہے۔ برلین ریڈیو کا بیان ہے کہ ہزاروں اطالوی روم سے نکل کر شمال اور جنوب کی طرف چلے جا رہے ہیں۔

**واشنگٹن** ۲۱ جولائی۔ امریکہ کے بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ اب پھر اتحادی طیاروں نے ٹوکیو سے بارہ سو میل شمال مشرق میں واقع ایک خالص جاپانی جزیرہ پر بمباری کر کے اسے کافی نقصان پہونچایا۔ خالص جاپانی علاقہ پر یہ دوسرا حملہ ہے۔ پہلا حملہ گذشتہ سال اپریل میں ٹوکیو پر کیا گیا تھا۔

**ماسکو** ۲۱ جولائی۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اوریل کی طرف روسی پیشقدمی جاری ہے۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں ۶ میل بڑھ گئی ہیں اور شیلوف گراڈ کے ریلوے سٹیشن اور بیس ۲۰ دیگر بستیوں پر بھی ان کا قبضہ ہو چکا ہے۔

**پٹنہ** ۱۹ جولائی۔ سر سلطان احمد نے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں سالانہ ۵ کروڑ ٹن اناج پیدا ہوتا ہے۔ اسکے خلاف ہندوستان میں ۵ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن اناج سالانہ کھایا جاتا ہے۔ گویا ہندوستان میں اناج کی ۴ فیصدی کمی ہے۔